Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

منتخب اردو کتب میں منعکس اخلاق نبوی ایک موضوعاتی و تجزیاتی مطالعہ

Prophetic Ethics as Reflected in Selected Urdu Works: A Thematic and Analytical Exploration

Dr. Yasir Arfat*
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad

Abstract

This article deals with the concept of Akhlaq-e-Nabawi (Prophetic Ethics) based on selected Urdu literature. The moral conduct of Prophet Muhammad (PBUH) holds a central place in Islamic thought, as emphasized in the Quran: "Indeed, you are upon the highest standard of character" (Al-Qalam: 4). The article highlights the significance of prophetic ethics and the extensive documentation found in Urdu literature, which serves as a crucial source for understanding this aspect of the Prophet's life. The study presents an annotated bibliography of key Urdu works on Prophetic ethics, spanning classical texts to contemporary writings. Selected publications are studied based on their structure, content, methodology, and scholarly contributions. Notable works such as Akhlaq-e-Rasool by Ikhlaq Hussain Qasmi, Akhlaq-e-Muhammadi by Saeed Ahmed Farooqi, and Akhlaq-e-Nabawi compiled by Hakeem Muhammad Saeed are critically examined.The article explores the moral, social, and political dimensions of the Prophet's ethics, addressing core values such as truthfulness, justice, compassion, and humility. By reviewing these Urdu writings, the study contributes to the understanding and disseminating of Islamic ethics, encouraging contemporary scholars to further explore this essential aspect of Seerat-un-Nabi (Prophetic Biography).

Keywords: Ethics, Morality, Prophet Muhammad ﷺ, Urdu, Books

تعارف:

اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے مرسل الہامی وحی سے بہرہ ور ہونے والے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور تعلیمات اپنی جامعیت کے اعتبار سے ثانی نہیں رکھتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شخصیت وسیرت کے اعتبار سے بھی ممتاز ویکتا ہیں۔ کہ جن کی سیرت زندگی کے تمام اہم میادین بارے بنی نوع انسان کی معیاری رہنمائی فرماتی ہے۔ فرمان الٰہی کے مطابق آپ کی زندگی ایمان والوں کے لیے بہترین نمونہ کے طور پر پیش کی گئی۔ قرآن مجید نبی کرم صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا بنیادی ماخذ و مصدر ہے۔ جو آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں بارے اہم اور اساسی مواد پیش کرتا ہے۔ متن قرآنی میں مذکورہ ان پہلوؤں میں ایک اہم اور نمائندہ پہلو اخلاق نبوی کا ہے۔

* Email of corresponding author: yasirawan@gcuf.edu.pk

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ [1]

ترجمہ: اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اخلاق کے اعلیٰ معیار پر فائز ہیں۔

اس آیہ مبارکہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تاکیدی اسلوب (ان کا استعمال، ل کا استعمال، علی (حرف جارہ) کا استعمال اور اس جملہ کا جملہ اسمیہ ہونا) اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ گویا چار بار فرمایا جارہا ہے کہ آپ اخلاق کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے اخلاق کا اس سے بڑھ کر اور کوئی مقام نہیں ہے کہ جس پر کوئی فائز ہو سکے۔ اسی وجہ سے اہل علم اس آیہ مبارکہ کو نبی کریم کی ختم نبوت کی دلیل کے طور پر ذکر کیا کرتے ہیں۔ لفظ اخلاق کی اصل بتاتے ہوئے اور لفظ کی توضیح ذکر کرتے ہوئے صاحب لسان العرب, ابن منظور لکھتے ہیں:

"الخُلُق الخليقة أعني الطبيعة، والجمع أخلاق، والخُلْق والخُلُق: السجية؛ يقال: خالِص المؤمن وخالِق الفاجر. والخلق، بضم اللام وسكونها: وهو الدين والطبع والسجية، وحقيقته أنه لصورة الإنسان الباطنة وهي نفسه وأوصافها ومعانيها المختصة بها بمنزلة الخلق لصورته الظاهرة وأوصافها ومعانيها، ولهما أوصاف حسنة وقبيحة، والثواب والعقاب يتعلقان بأوصاف الصورة الباطنة أكثر مما يتعلقان بأوصاف الصورة الظاهرة۔" [2]

ابن منظور "الخُلُق" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "الخُلُق" کا مطلب "خلیقہ"، یعنی فطرت یا طبیعت ہے، اور اس کی جمع "اخلاق" ہے۔ یہ لفظ عادت، دین، طبیعت اور سجیّہ جیسے معنوں میں آتا ہے۔ ان کے مطابق، "خُلق" انسان کی باطنی شخصیت، یعنی اس کے نفس، اس کی صفات اور ان معنوی کیفیات کا نام ہے جو اس کی ذات سے مخصوص ہوتی ہیں، جیسے "خَلق" اس کی جسمانی اور ظاہری صورت وصفات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دونوں یعنی باطنی اور ظاہری صفات میں حسن و قبح موجود ہو سکتا ہے، لیکن ثواب وعقاب کا تعلق انسان کی باطنی صفات سے زیادہ گہرا ہوتا ہے۔

علامہ جرجانی نے التعریفات میں خلق کی اصطلاحی تعریف ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

فإن الخُلق: عبارة عن هيئة للنفس راسخة تصدر عنها الأفعال بسهولة ويسر من غير حاجة إلى فكر وروية، فإن كانت الهيئة بحيث تصدر عنها الأفعال الجميلة عقلاً وشرعاً بسهولة، سميت الهيئة: خلقاً حسناً، وإن كان الصادر منها الأفعال القبيحة، سميت الهيئة: خلقاً سيئاً، وإنما قلنا: إنه هيئة راسخة؛ لأن من يصدر منه بذل المال على الندور بحالة عارضة لا يقال: خلقه السخاء ما لم يثبت ذلك في نفسه، وكذلك من

تكلف السكوت عند الغضب بجهد أو روية لا يقال: خلقه الحلم، وليس الخلق عبارة عن الفعل، فرب شخصٍ خلقه السخاء ولا يبذل، إما لفقد المال أو لمانع، وربما يكون خلقه البخل وهو يبذل، لباعث أو رياء۔[3]

اخلاق در حقیقت انسان کی باطنی کیفیت کا وہ پختہ اور مستقل پہلو ہے، جس سے اعمال بغیر کسی خاص سوچ بچار یا کوشش کے فطری طور پر سرزد ہوتے ہیں۔ اگر یہ اندرونی کیفیت ایسی ہو کہ اس سے ازخود وہ اعمال جنم لیں جو عقل اور شریعت کے مطابق پسندیدہ ہوں، تو اسے اچھا اخلاق (خلقِ حسن) کہا جاتا ہے۔ اور اگر اس سے ناپسندیدہ یا برے اعمال صادر ہوں تو اسے برا اخلاق (خلقِ سیئ) کہتے ہیں۔ ہم نے اخلاق کو 'راسخ کیفیت' اس لیے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص وقتی جذبے کے تحت کبھی کچھ خرچ کر دے، تو صرف اس ایک عمل کی بنیاد پر اسے سخی نہیں کہا جا سکتا، جب تک کہ سخاوت اس کی شخصیت میں ایک مستقل خوبی کی صورت میں موجود نہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غصے کے وقت محض بڑی کوشش یا سوچ کے بعد خود پر قابو پاتا ہے، تو وہ حلیم (بردبار) نہیں کہلائے گا۔ مزید یہ کہ اخلاق محض کسی ظاہری عمل کا نام نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شخص سخی ہو مگر کسی بیرونی رکاوٹ یا تنگ دستی کے باعث وہ خرچ نہ کر سکے، یا ایک بخیل شخص دنیاوی فائدے یا دکھاوے کے لیے مال خرچ کر دے۔

لہٰذا اخلاق کی پہچان اعمال کی تکرار اور ان کے سرزد ہونے کی فطری آسانی سے ہوتی ہے، نہ کہ محض ان کے وقوع پذیر ہونے سے۔ قرآن عظیم میں عالی مرتبت نبی کے فضائل اخلاق کی کئی جہات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے بعد آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی سیرت پر لکھی گئی مستقل کتب میں بھی جہاں سیرت کے مختلف گوشوں پر لکھا گیا وہیں اخلاق رسول بارے بھی لکھا گیا۔ اور بعد کے ادوار میں جب الگ ایک ایک گوشہ سیرت پر کتب رقم کی گئیں تو صرف اخلاق رسول پر بھی مستقل تصانیف لکھی گئیں۔ عربی زبان کے بعد اسلام اور پیغمبر اسلام بارے سب سے زیادہ تحریری سرمایہ اردو زبان میں موجود ہے۔ اردو میں بھی جہاں سیرت رسول بارے جامع مستقل کتب لکھی گئیں وہیں سیرت کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں بارے بھی لکھا گیا۔ سیرت کی اخلاقی جہت پر متعدد کتب تصنیف کی گئیں۔ کئی کتابیں اخلاق کے کسی خاص پہلو مثلاً صداقت وامانت اور اعتدال ومیانہ روی جیسے پہلوؤں پر لکھا گیا۔ اخلاق نبوی بارے لکھی گئی مستقل اردو کتب کی ایک فہرست ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ جن میں سے منتخب کتب کا تعارف وجائزہ اس مضمون میں پیش کیا جائے گا۔

- اخلاق رسول، اخلاق حسین قاسمی
- اخلاق محمدی، اظہار احمد تھانوی
- اخلاق محمدی، سعید احمد فاروقی تھانوی

- اخلاق نبوی، تنویر مبشر
- اخلاقیات نبوی،(مقالات)،مرتبہ حکیم محمد سعید
- پیغمبر اخلاق، ساجد الرحمن
- تحفہ اخلاق محمدی، احمد خان
- شمائل و اخلاق نبوی ﷺ، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، اردو ترجمہ ،ڈاکٹر محمود الحسن عارف
- معلم اخلاق، ثناء اللہ ضیاء
- معلم اخلاق، فقیر محمد ندیم باری
- اخلاق رسول، فقیر محمد ندیم باری
- پیارے رسول ﷺ بطور معلم اخلاق، پروفیسر رفیع اللہ شہاب
- اخلاق پیغمبری، طالب ہاشمی
- رسول پاک کے اخلاق، مکتبہ پیام تعلیم، جامعہ نگر نئی دہلی
- اخلاق نبوی، عالم فقری
- اخلاق نبوی یعنی رویے ہمارے حضور ﷺ کے، ادارہ تالیفات اشرافیہ ملتان
- اخلاق و اوصاف نبوی، سید ابو الحسن علی ندوی
- اخلاق نبوی کے سنہرے واقعات، دارالسلام
- اخلاق نبوی، شبلی نعمانی
- اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں، ڈاکٹر ابو الخیر کشفی
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ پر ایک نظر، مرکز تحقیقات اسلامی
- اخلاق پیمبری، طالب ہاشمی
- رسول پاک کے اخلاق، خلیل احمد جامعی
- خلق عظیم کا پیکر جمیل ﷺ ،ڈاکٹر محمد طاہر القادری
- رسول اکرم کے کریمانہ اخلاق اور آپ کی سیرت، مفتی محمد سرور فاروقی ندوی فتحپوری
- حیات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم اخلاقی و عملی مفید گوشے، مولانا محمد علاء الدین قاسمی
- رویے میرے حضور کے، امیر حمزہ
- اخلاق النبی، حافظ ابو الشیخ اصفہانی، مترجم ڈاکٹر محمد احمد مختار قمر

- اخلاق نبوی، سامیہ منیب ڈار
- اخلاق محمد ﷺ کا خوب صورت انسائیکلوپیڈیا، محمد سر فراز راہی
- اخلاق نبوی و محاسن مصطفوی، حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی، اردو ترجمہ ڈاکٹر سید شاہ مظفر الدین بلخی الفردوسی نے کیا۔
- اخلاق حسنہ، مولانا منظور، ترجمہ احمد علی سواتی
- کتاب الاخلاق، مولانا محمد بخش
- خلق عظیم ﷺ، ڈاکٹر خالد علوی
- اخلاق نبوی کی چند جھلکیاں، شیخ عبد المحسن، اردو ترجمہ محمد اشفاق سلفی

مذکورہ کتب میں سے منتخب کتب کا مطالعہ و جائزہ مضمون کے اگلے حصہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

اخلاق رسول (رسول اکرم ﷺ کی سماجی وسیاسی زندگی اخلاق کے آئینہ میں):

جامعہ رحیمیہ مہدیان میر درد روڈ دہلی کے استاذ اور مہتمم مولانا محمد اخلاق حسین صاحب دہلوی نے اخلاق رسول کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ جسے ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی نے ابتدائی طور پر دو حصوں میں شائع کیا۔ اور بعد ازاں پاکستان میں ایچ ایم سعید کمپنی کراچی نے اگست انیس سو چھیاسی میں ایک جلد میں مکمل تصنیف کو شائع کیا۔ پاکستانی اشاعت میں مولانا نے اپنی اس تصنیف کی غرض وغایت کو شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان کے مطابق تمام انسانوں تک جو دین حق کی روشنی سے محروم ہیں اتمام حجت کی حد تک دین کا پیغام پہنچانا سب مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ اس رائے کی بابت انہوں نے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> "حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہے کہ غیر مسلم طبقہ پر اتمام حجت کے دو طریقے ہیں: ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان اپنی عملی زندگی کو اسلام کی صداقت کا عملی نمونہ (گواہ وشاہد) بنا کر پیش کریں اور ہماری علمی زندگی میں لوگ اسلام کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ کر اسلام کو نجات وہدایت کا راستہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رحمت عالم ﷺ کے اخلاقی کمالات اور معجزانہ کریکٹر کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور ہر طبقہ کو اسکی زبان، اسکی سمجھ اور اسکی استعداد کے مطابق سمجھانے کی کوشش کی جائے تا کہ رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم رسول ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں میں اتر جائے اور پھر اس محبوب، شفیق، رحمدل اور محسن انسانیت کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو لوگ سچا ماننے پر اپنے آپ کو مجبور پانے لگیں۔"[4]

مولانا قاسمی کی تحریر کردہ تصنیف کو دواساسی حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ حصہ اول سماجی زندگی اور دوسرا حصہ سیاسی زندگی سے متعلقہ ہے۔ مذکورہ دونوں حصوں میں مختلف عناوین کے تحت اخلاق رسول اکرم ﷺ بارے آیات قرآنیہ، احادیث، اقوال صحابہ، کتب سیرت و تاریخ سے مستفاد حصہ، کتب رجال سے منقول مواد، کتب شعر وادب سے منقول مواد اسی طرح انسائیکلوپیڈیاز اور جدید مغربی مصنفین کی کتب کے مختلف مقامات پر حوالے پائے گئے ہیں۔ مصنف کتاب میں اکثر مقامات پر حوالہ ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض مقامات کسی اور کی بات یارائے ذکر کرتے ہیں لیکن حوالہ ذکر نہیں کرتے۔ مولانا اخلاق حسین کی یہ کاوش اخلاق رسول ﷺ بارے مرقوم ادبی ذخیرہ کی ایک اہم علمی دستاویز کی حیثیت کی حامل ہے۔

اخلاق محمدی:

اخلاق محمدی کے عنوان سے مولانا سعید احمد فاروقی تھانوی نے ایک مبسوط تصنیف رقم کی۔ اس کتاب کو شاد پبلشنگ ہاؤس بمبئی نے مئی 1963ء میں پہلی بار شائع کیا جو 336 صفحات پر مشتمل ہے۔ صاحب تصنیف نے اس تالیف کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، اس کا پہلا حصہ 30 ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جیسا کہ باب الاتفاق، باب الاحسان، باب الاخلاص اور باب اداب المجالس وغیرہ۔ ان تیس ابواب کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے جبکہ دوسرا حصہ بیالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ صاحب تصنیف اپنی کتاب بارے لکھتے ہیں:

> "میں نے کلام پاک اور صحاح ستہ سے اخلاق و معاشرت کے متعلق تمام آیات اوراحادیث جمع کر کے ایک مجموعہ کی صورت میں ترتیب دے کر اصل مع ترجمہ کے ناظرین کے سامنے پیش کر دیا ہے۔۔۔ اس کتاب کی تالیف میں سوائے صحاح ستہ کے ادب المفرد (امام بخاری) وخیر المواعظ واحیاء العلوم (امام غزالی) وکنز العمال (مرتبہ علی متقی ہندی) سے بھی مدد لی گئی ہے۔"[5]

سعید احمد فاروقی کی مرتبہ اس تصنیف کے پہلے حصے میں تین سواڑسٹھ (368) آیات واحادیث عربی متن، اردو ترجمہ اور حوالہ جات کے ساتھ نقل کی گئی ہیں جبکہ دوسرے حصے میں منقولہ آیات واحادیث کی تعداد چار سو بتیس (432) ہے۔ اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجموعہ، اخلاق اور معاشرت سے متعلقہ آیات واحادیث پر مشتمل ہے جنہیں مؤلف نے کافی محنت سے مختلف ابواب کے تحت پیش کیا ہے جس میں چند ایک مقامات پر توضیحی حاشیہ موجود ہے۔ یہ مجموعہ اصلاح اخلاق اور معاشرتی اصلاح کے لیے عوام الناس کی رہنمائی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

اخلاقیات نبوی (مقالات مذاکرہ ملی اخلاقیات نبوی):

یہ حکیم محمد سعید کی مرتب کردہ دستاویز ہے، جسے ہمدرد فاؤنڈیشن پریس نے 1982ء میں شائع کیا تھا۔ ہمدرد فاؤنڈیشن نے قومی سطح پر سالانہ سیرت کانفرسوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ 1402ھ کے ربیع الاول میں منعقدہ سیرت کانفرنس کا عنوان "اخلاقیات نبوی" تھا۔ اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات کو مرتب کر کے شائع کیا گیا۔ یہ مجموعہ تیس (30) مقالات اور تین

سوا کیاون (351) صفحات پر مشتمل ہے، مقالہ نگاروں میں مولانا محمد مالک کاندھلوی، ڈاکٹر خالد علوی، ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ، ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، متین ہاشمی، مولانا عبد القدوس ہاشمی، حافظ احمد یار، بریگیڈیئر گلزار احمد، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، یٰسین ایم ظفر، محمد حنیف ندوی، ڈاکٹر جان ایل اسپوزیٹو اور پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی جیسی نامور شخصیات شامل ہیں۔

مجموعے کے آغاز میں حکیم محمد سعید کا مبسوط خطبہ ہے جس میں اخلاقی زوال وانحطاط کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اسی طرح اہم اخلاقی بیماریوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل چند مضامین کا براہ راست اخلاقیات کے موضوع سے تعلق نہیں ہے جیسے اسلامی نظام عدل کا نفاذ، سیرت محمدیہ کا پہلو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی معاشی اصلاحات وغیرہ۔ مجموعہ کے مضامین میں قرآنی آیات اور احادیث سے براہ راست استفادہ کی نشاندہی منقولہ آیات اور احادیث سے ہوتی ہے۔ عمدہ اور معیاری زبان کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی مواد کی فراہمی اور تنظیم و ترتیب کی شاندار پیشکش اس مجموعہ کا بڑا امتیاز ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن نے اس مجموعہ کو اپنی روایت کے مطابق عمدہ انداز میں تیار کیا ہے۔

خلق خیر الخلائق:

معروف سیرت نگار وسوانح نگار طالب الہاشمی نے جہاں سیرت اور تاریخ کے مختلف میادین میں عمدہ کتب اور تحریریں رقم کیں، وہیں انہوں نے رسول مبین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے اخلاقی پہلو پر لکھا۔ "خلق خیر الخلائق" کے عنوان سے ان کی کتاب کو طٰہٰ پبلی کیشنز لاہور نے مئی 2004ء میں شائع کیا، اپنی کتاب بارے طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

> "اس کے دو حصے ہیں، پہلے حصے میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مکارم اخلاق کے مختلف پہلوؤں کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ "جھلکیاں" اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ذات گرامی تمام کمالات وصفات کی جامع ہے اور ہماری قوت تحریر محدود ہے جو آپ کے اخلاق عالیہ کے کسی بھی پہلو کو کماحقہ احاطہ تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔۔۔ کتاب کے دوسرے حصے میں اچھے اور برے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر آنحضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ارشادات جمع کردیے گئے ہیں۔ بیشتر عنوانات کے نیچے موضوع سے متعلق قرآن حکیم کی ایک یا دو تین آیات مع ترجمہ اور کم از کم دو حدیثیں (عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ) ضرور دی گئی ہیں۔[6]

طالب الہاشمی کی تصنیف کردہ کتاب کے مذکورہ حصے میں اڑھائی سو سے زائد ارشادات مع عربی متن منقول ہیں، یہ کتاب 472 صفحات پر مشتمل ہے، مصنف نے خود ذکر کیا ہے کہ بتیس (32) کتب سے براہ راست یا بالواسطہ استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا بڑا حصہ منقولہ مواد پر مشتمل ہے اس لیے صاحب تصنیف کی تحریر یا رائے مفقود ہے لیکن پہلے حصے میں شہ سرخیاں قائم کرکے مختصر طور پر طالب الہاشمی نے اس شہ سرخی یا عنوان بارے تعارفی کلمات تحریر کیے ہیں۔ اور اس کے بعد منتخب جھلکیاں نقل کی گئی ہیں۔ خلق خیر الخلائق میں مصنف کی زبان معیاری اور بلیغ انداز کی حامل ہے، تراکیب و مصطلحات کا عمدہ استعمال ان کی علمیت

ومہارت پر دلالت کرتے ہیں، علمی مواد کی ترتیب، شہ سرخیاں اور حوالہ جات کا اہتمام اسی انداز واسلوب کا حامل ہے جو ہمیں طالب الہاشمی کی دیگر تحریروں یا کتب میں دکھائی دیتا ہے، مجموعی طور پر یہ ذخیرہ ایک مستند علمی دستاویز ہے جو عوام الناس کے ساتھ ساتھ اہل علم کے لیے بھی قابل قدر تحفہ ہے۔

اخلاق پیمبری:

طالب الہاشمی نے "اخلاق پیمبری" کے عنوان سے بھی نبوی اخلاق پر ایک کتاب مرتب کی جسے القمر انٹرپرائزز، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور نے 2005ء میں شائع کیا، یہ تصنیف بھی ما قبل تصنیف کی طرح دو حصوں پر مشتمل ہے، طالب الہاشمی لکھتے ہیں:

> "پہلے حصے میں پانچ سو کے قریب ایسی احادیث جمع کر دی گئی ہیں جن کا تعلق اخلاق کے مختلف پہلوؤں سے ہے، دوسرے حصے میں اسلامی اخلاق کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عمل اور کردار کی روشنی میں دکھایا گیا ہے، کتاب میں اخلاق اور معاشرت دونوں کا ذکر آگیا ہے تاکہ اخلاق اور معاشرہ دونوں کی اصلاح کے لیے رہنمائی کر سکے "[7]

اس تصنیف میں طالب الہاشمی اپنی کاوش کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> اردو زبان میں ایسی تصانیف نایابی کی حد تک کمیاب ہیں کہ جن میں ارشادات اور نبوی اعمال کو یکجا بیان کیا گیا ہو "[8]

ابتدائی صفحات میں اسلامی اخلاق کا تعارف ذکر کرتے ہوئے طالب ہاشمی نے اس تصنیف کی غرض وغایت کی بھی نشاندہی کی ہے کہ نئی پود اور نسلِ نو کو اسلامی اخلاق کی پہچان کرانا مقصود ہے، عربی اردو کی سولہ (16) کتب کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ جن سے صاحب تصنیف نے براہ راست یا بالواسطہ استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں قرآنی آیات تو عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں لیکن احادیث وروایات کا عربی متن نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اردو ترجمہ ذکر کر دیا گیا ہے، پہلے حصے میں منقولہ احادیث کا حوالہ بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن دوسرے حصے میں سوائے پہلے صفحہ پر موجود ترمذی شریف کے حوالہ کے آگے کسی روایت کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا۔

معلم اخلاق صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم:

معلم اخلاق کے عنوان سے حافظ ثناءاللہ ضیاء نے کتاب تحریر کی، صاحب تالیف کے مطابق انہوں نے یہ کتاب اہل حدیث عالم مولانا منظور حسین شاہ کے ایماء پر 1980ء میں تحریر کی۔ مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد نے اسے 2013ء میں شائع کیا لیکن اس کی ما قبل اشاعت کا تذکرہ نہ تو مصنف نے خود کیا اور نہ ہی شائع کرنے والے ادارے نے، یہ تصنیف 215 صفحات پر مشتمل ہے، جس کے صفحہ نمبر 13 سے 179 تک مصنف نے سیرت وکردار اور اخلاق رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو مختلف شہ سرخیوں کے تحت نقل ورقم کیا ہے، خاص بات یہ ہے کہ ہر بات یا واقعہ کے حوالے کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ حوالہ جات ہر صفحہ پر حاشیہ (فٹ نوٹ)

کے طور پر ذکر کر دیے گئے ہیں۔والدین، اولاد، بیویوں، اقرباء، پڑوسیوں اور غلاموں کے حقوق کی شہ سرخیوں کے تحت اخلاق رسول کی امثلہ نقل کی گئی ہیں، اسی طرح اخلاق عالیہ اوراخلاق رذیلہ سے متعلقہ اہم امور بارے تعلیمات وتعامل رسول مذکور ہے، معلم اخلاق کے جمال کے عنوان سے نبی مکرم کے وجود کا نقشہ کھینچا گیا ہے، صفحہ180سے210تک والے حصہ میں حیات طیبہ کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے، جبکہ صفحہ 212سے220تک اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بارے کچھ صحابہ کے تاثرات نقل کیے گیے ہیں۔کتاب کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنف نے کسی خاص ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا لیکن خصائل ورذائل اخلاق بارے اچھاخاصہ مواد شہ سرخیوں کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔سیرت سے متعلقہ مواد کے حوالے سے مصنف نے زیادہ تر حصہ کتب احادیث سے اخذ کیا ہے، چند کتب سیرت اور کتب تاریخ سے بھی اخذ واستفادہ کیا گیا ہے، مصنف نے "معلم اخلاق" میں عربی عبارات نقل نہیں کی ہیں احادیث وروایات کا ترجمہ ذکر کیا گیا ہے۔صاحب تصنیف کی زبان اوراسلوب سادہ اور سلیس ہے جو اس بات کا شاہد ہے کہ مصنف نے تعارفی اوراصلاحی پہلو کو مد نظر رکھا ہے، مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یہ اردو ادب سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ:

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے اخلاقی پہلو بارے ایک تصنیف حافظ زاہد کی رقم کردہ ہے جسے2010ء میں راحت پبلشرز نے لاہور سے شائع کیا، یہ تصنیف358 صفحات پر مشتمل ہے، اسے قومی وصوبائی حکومتوں کی جانب سے سیرت ایوارڈ سے نوازا گیا۔حافظ زاہد علی نے اخلاق حسنہ کی تعلیمات کو اٹھارہ ابواب (پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کے شواہد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، اخلاقی تعلیمات کی اقسام، پیغمبر اسلام کا صدق، حیاء، تواضع، حلم وبردباری، رفق ولطف، زہد وقناعت، ایفائے عہد، شجاعت وبہادری، استقامت، صبر وتحمل، امانت ودیانت، جود وسخا، عدل وانصاف اور عفو ودرگزر) میں رقم کیا ہے۔

مذکورہ ابواب سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے صرف اخلاقی خصائل سے متعلقہ تعلیمات وتعامل رسول کی نشاندہی کی ہے اور رذائل سے بچاؤ کی تلقینات وترغیبات سے متعلقہ تعلیمات کا تذکرہ نہیں کیا۔پیش کردہ مواد کے لیے صاحب تصنیف نے چھیاسٹھ عربی اور اخلاق رسول بارے لکھی گئی تیرہ اردو کتب سے استفادہ کیا اسی طرح کچھ مقامات پر انگریزی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔تصنیف میں مواد کی پیش کش میں مصنف نے کسی ایک اسلوب یا انداز کو مد نظر نہیں رکھا مثلا کہیں قرآنی آیات کا عربی متن اور ترجمہ نقل کیا گیا ہے اور کسی جگہ محض اردو ترجمہ ذکر کے حوالہ دے دیا گیا ہے، اسی طرح احادیث نبویہ نقل کرتے ہوئے بعض مقامات پر عربی متن کے ساتھ روایت نقل کی اور دیگر مقامات پر محض اردوترجمہ ذکر کیا گیا ہے۔منقولہ آیات، احادیث روایات یا اقتباسات کے حوالہ جات حاشیہ کے طور پر صفحہ کے آخر پر ذکر کیے گئے ہیں۔صاحب تصنیف نے چند ایک مقامات پر عربی، فارسی اور اردو اشعار بھی نقل کئے ہیں، اسی طرح مشکل الفاظ اور مصطلحات کے مطالب ومعانی جاننے کے

لیے امہات کتب لغت سے براہ راست استفادہ کے شواہد بھی تصنیف میں کئی مقامات پر موجود ہیں۔حافظ زاہد علی کی یہ تصنیف اخلاق نبوی کی ایک دستاویز ہے جس میں قرآن،حدیث اور تاریخ کی کتب سے جواہر اورامثلہ کو عمدہ پیرایہ اظہار کے ساتھ پیش کیا گیاہے،الفاظ کی تراکیب اوراستعارات و تشبیہات سے مملو اس ذخیرہ کااسلوب معیاری اوردل نشین ہے،عام قاری کے ساتھ ساتھ علم وادب سے جڑے لوگوں کے لیے بھی یہ تصنیف ایک عمدہ دستاویز ہے۔

اخلاق واوصاف نبوی:

اخلاق و اوصاف نبوی کے عنوان سے برصغیر پاک وہند کے معروف عالم دین سید ابوالحسن علی ندوی کی تصنیف منصہ شہود پر آئی۔اسی(80) صفحات پر مشتمل یہ کتاب درحقیقت مولانا کی سیرت النبی ﷺ پر تصنیف کردہ کتاب "نبی رحمت "کا آخری باب ہے کہ جسے شعبہ دعوت وارشاد،ندوۃ العلماء لکھنو نے شائع کیا۔مولانا ندوی اپنے عمدہ اسلوب اور علمی رسوخ کی وجہ سے علوم دینیہ کے ممتاز اہل علم میں شمار ہوتے ہیں۔ذیل میں نمونے کے طور پر ایک اقتباس منقول ہے۔

"آپ ﷺ مسلمانوں کے حق میں شفیق باپ کی طرح تھے۔اور سارے مسلمان آپ ﷺ کے سامنے اس طرح تھے جیسے وہ سب آپ ﷺ کے اہل وعیال میں شامل ہوں اور ان سب کی ذمہ داری آپ ﷺ پر ہو،آپ ﷺ کو ان پر اس درجہ شفقت اور ان سے اس درجہ تعلق تھا جیسے ماں کو اپنے گود کے بچے سے ہوتی ہے،مسلمانوں کے پاس مال ودولت اور ان کے رزق میں جو فراخی اللہ تعالی نے فرمائی تھی،اس سے تو آپ ﷺ کو کوئی سروکار نہیں تھالیکن ان کے قرضوں اور انکوزیربار کرنے والی چیزوں کو ہلکا کرنا آپ ﷺ نے اپنے ذمہ لے لیا تھا،آپ ﷺ فرماتے تھے "جس نے ترکہ میں مال چھوڑا،وہ اس کے وارثوں کا ہے،کچھ قرضہ وغیرہ باقی ہے تو وہ ہمارے ذمہ "[9]

شائع شدہ کتاب کے اڑسٹھ(68)صفحات میں تیرہ(13)شہ سرخیوں کے ساتھ نبی رحمت کے اخلاق کی جھلکیوں کو خوبصورت پیرائے میں ذکر کیا گیاہے۔جبکہ مابعد کے صفحات میں مولانا محمد ثانی حسنی کے درودوسلام بارے رقم کردہ اشعار نقل کیے گئے ہیں۔

اخلاق نبوی:

"اخلاق نبوی" کے عنوان سے نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے برصغیر پاک وہند کے معروف عالم و محقق علامہ شبلی نعمانی کی تصنیف شائع کی۔جو فضائل اخلاق یعنی اخلاق حمیدہ بارے نبوی اخلاق کے تذکرے پر مشتمل ہے۔یہ کتاب شبلی نعمانی رحمہ اللہ کی الگ سے مستقل تصنیف نہیں ہے بلکہ انکی عظیم الشان کاوش سیرت النبی کی دوسری جلد سے ماخوذ مواد پر مشتمل ہے کہ جس میں اخلاق رسول بارے نہایت عمدہ اسلوب میں مباحث پیش کی گئی ہیں۔اردو میں اخلاق نبوی پر دستیاب کتب میں آج بھی منتخب مواد کی حامل شبلی نعمانی کی یہ تصنیف اپنا ثانی نہیں رکھتی۔بتیس(32)مرکزی عناوین کی حامل یہ کتاب ایک سوتریسٹھ(163)صفحات پر مشتمل ہے۔اخلاق اور نبوی اخلاق کی وسعت وجامعیت بارے شبلی لکھتے ہیں:

"مسئلہ اخلاق کی نسبت ایک بڑی غلطی یہ کی گئی ہے کہ صرف رحم ورافت اور تواضع وخاکساری کو پیغمبرانہ اخلاق کا مظہر قرار دیا گیا، حالانکہ اخلاق وہ چیز ہے جو زندگی کی ہر تہہ میں اور واقعات کے ہر پہلو میں نمایاں ہوتی ہے دوست ودشمن، عزیز وبیگانہ، صغیر وکبیر، مفلس وتونگر، صلح وجنگ، خلوت وجلوت غرض ہر جگہ اور ہر ایک تک دائرہ اخلاق کی وسعت ہے، آنحضرت ﷺ کے عنوان اخلاق پر اسی حیثیت سے نظر ڈالنی چاہیئے۔"[10]

شبلی نعمانی نے نبوی اخلاق کے مطالعہ کے مذکورہ اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے سیرت کو دیکھا اور دکھایا ہے۔ ان کا حسن بیان ایک عالم میں شہرت کا حامل ہے۔ اسی طرح انکا طرز استدلال بھی متاثر کن ہے۔ اس کتاب میں حوالہ جات ہر صفحے کے نیچے ذکر کیے گئے ہیں۔ آیات واحادیث کو نقل کرنے میں شبلی کوئی انداز اختیار نہیں کرتے۔ اکثر مقامات پر عربی متن کی بجائے ترجمہ کرکے اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں۔ اس کتاب میں انکے ماخذ زیادہ تر کتب احادیث ہیں۔ اور چند مقامات پر شروح کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر اساسی کتب سیرت سے استفادہ کے بھی نظائر ملتے ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ عام قارئین اور اہل علم کے لیے یقیناً سود مند ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ پر ایک نظر:

رسول اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ پر ایک نظر کے عنوان سے مرکز تحقیقات اسلامی نے کتاب تالیف کی جو بنیادی طور پر فارسی زبان میں رقم کی گئی۔ اور جسے معارف اسلام پبلشرز نے اردو ترجمہ کی صورت میں پیش کیا اور یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے۔ یہ تصنیف تین سو گیارہ (311) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب شیعہ مکتب فکر کے اہل علم نے مرتب کی ہے اس لیے اس میں اہل تشیع کی کتب کے جابجا حوالے موجود ہیں۔ یہ کتاب بیس (20) مرکزی اسباق پر مشتمل ہے۔ جن میں آداب، فضائل اخلاق نبوی اور شمائل نبوی بارے آیات، احادیث اور آئمہ کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ اسباق کے اختتام پر ان کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح خلاصہ کے بعد سبق سے متعلق سوالات بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتبین نے اسے مرتب کرتے ہوئے تدریسی پہلو کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اس کتاب میں آداب، اخلاق اور شمائل سے متعلقہ امور ذکر کیے گئے ہیں۔ جنکے لیے متعدد کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں ہر صفحے کے نیچے حوالے ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں قرآنی آیات اعراب کے بغیر نقل کی گئی ہیں۔ احادیث کہیں متن کے ساتھ نقل کی گئی ہیں اور کہیں محض ترجمہ ذکر کرکے حوالہ دیا گیا ہے۔

معلم اخلاق:

معلم اخلاق کے عنوان سے فقیر محمد ندیم باری نے کتاب تصنیف کی ہے۔ جسے مئی 2004ء میں مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد نے شائع کیا۔ یہ کتاب 176 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس سے قبل بھی فقیر محمد نے اخلاق رسول ﷺ کے عنوان سے مجموعہ سیرت تیار کیا تھا کہ جسے بہت سراہا گیا اور صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ فقیر محمد نے اکتیس (31) عناوین کے تحت سیرت طیبہ کے اخلاقی پہلو کو

اجاگر کرنے کی مساعی کی ہے۔ اور یہ عناوین فضائل اخلاق کے عناوین ہیں۔ تصنیف کے آغاز میں اس تصنیف بارے مختلف اہل علم کی آراء بھی نقل کی گئی ہیں۔ جن میں پروفیسر افتخار احمد چشتی،ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، مولانا عبد الرشید ارشد، مولانا مجاہد الحسینی، ڈاکٹر انور محمود خالد، ڈاکٹر شبیر احمد قادری اور جسٹس ریٹائرڈ پیر محمد کرم شاہ جیسی علمی شخصیات شامل ہیں۔ معلم اخلاق میں فقیر محمد کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے اخلاق سے متعلقہ مختلف عناوین کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ اور یہ عناوین اخلاقی صفات پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ احسان، صبر، شکر، کسب حلال، غریب پروری، مہمان نوازی اور عیادت وغیرہ۔ فقیر محمد پہلے عنوان سے متعلقہ آیات قرآنی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں۔ پھر وہ عنوان یا موضوع سے متعلقہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور آخر میں کتب سیرت سے ان واقعات کا چناؤ پیش کرتے ہیں جن میں ان رسول اکرم ﷺ ان صفات کا عملی نمونہ دکھائی دیتے ہیں۔ معلم اخلاق نامی یہ تصنیف بنیادی طور پر ایک تعارفی اور اصلاحی جذبہ سے مرتب کردہ مجموعہ ہے۔ بہتر ہوتا کہ قرآنی آیات کا محض اردو ترجمہ نقل کرنے کی بجائے عربی متن بھی دے دیا جاتا۔ اسی طرح احادیث نبویہ کا بھی محض ترجمہ دیا گیا ہے اور حدیث کس کتاب سے لی گئی ہے اس کی نشاندہی ہے لیکن کتاب، باب یا حدیث کے نمبر کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ صاحب تصنیف نے کتب سیرت سے بھی استفادہ کیا ہے اور ان سے واقعات سیرت نقل کیے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کن کتب سیرت سے ماخوذ ہیں۔ راقم کے خیال میں چونکہ صاحب تصنیف کا مقصد عوام الناس کو سیرت کی اخلاقی جھلکیاں دکھانا تھا اس لیے حوالہ جات اور مصادر وماخذ کی تفصیلات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ بہر حال یہ اچھی کاوش تھی کہ جسے اہل علم اور عوام الناس نے بہت سراہا۔

خلق عظیم: خلق عظیم کے عنوان سے ممتاز عالم اور محقق، پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی نے سیرت رسول اکرم ﷺ کی اخلاقی عظمت بارے کتاب تحریر کی جسے ادارہ ادب اسلامی لاہور نے 1992ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ایک سو گیارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر علوی نے اس کتاب کا انتساب علامہ شبلی نعمانی کے نام کیا ہے اور لکھا ہے کہ شبلی نعمانی نے برصغیر میں سیرت نگاری کو نیا منہاج دیا۔ کتاب تحریر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو اس بات کا احساس ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی سیرت کے اخلاقی پہلوؤں پر ماقبل بہت کچھ لگا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> " شمائل کے سلسلے میں مواد لکھنے کے بعد احساس پھر تازہ ہوا کہ آپ (ﷺ) کے اخلاق حسنہ پر لکھا جائے۔ لیکن جب بھی مطبوعہ مواد پر نظر پڑی تو یہی خیال آیا کہ اب لکھنا محض تکرار ہے۔ کیونکہ موضوع پر بنیادی مواد مہیا کر دیا گیا ہے اور کسی اضافہ کی گنجائش نہیں۔ اس موضوع پر جو کتابیں موجود ہیں ان کی فہرست پر نظر ڈالئے تو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنا کام ہوا ہے۔ تکرار اور اخذ وانتخاب درست ہے مگر اس میں حصول سعادت کا پہلو تو ہے۔ مواد میں اختراع وابداع تو نہیں ہو سکتا لیکن ترتیب و تنظیم اور زبان وبیان میں نیا انداز تو ہو سکتا ہے۔"[11]

کتاب کی فہرست میں پینتیس شہ سرخیاں ذکر کی گئی ہیں۔ابتدائی حصہ میں اخلاق کی تعریف اور حسن اخلاق کی اہمیت مذکور ہے۔اس کے بعد اخلاق محمدی کی شہ سرخی ہے جس کے تحت حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق عالیہ کو صفات لازمہ اور صفات متعدیہ کی شہ سرخیوں کے تحت آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔ڈاکٹر علوی عمدہ اور معیاری اردو نثر لکھنے کا بھی ملکہ رکھتے تھے۔سیرت رسول پاک پر انکی مستقل تصنیف انسان کامل بہترین اسلوب کی حامل ہے۔"خلق عظیم" میں بھی انکی زبان اور پیرایہ اظہار متاثر کن ہے۔انہوں نے کل تیئس (23) مصادر و مراجع سے استفادہ کیا ہے۔

حاصل تحقیق:

اخلاق نبوی بارے اردو میں تحریر کردہ ذخیرہ کے جائزہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر مستقل جو تصانیف تحریر یا مرتب کی گئی ہیں۔ان کا بیشتر حصہ وہ ہے جو تعارفی یا اصلاحی نقطہ نظر سے لکھا اور شائع کیا گیا ہے۔اور اکثر مصنفین و مولفین نے اخلاق یا اخلاق نبوی سے متعلق مفصل مباحث ذکر نہیں کی ہیں۔بلکہ انہوں نے زیادہ تر اپنی کتب میں اخلاق رسول بارے قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور واقعات سیرت ذکر اور نقل کیے ہیں۔اردو میں تحریر کردہ کتب میں بعض کتب سیرت میں اخلاق رسول کو مستقل ایک الگ عنوان سے بھی مفصل ذکر کیا گیا ہے کہ جیسے سید سلیمان ندوی نے سیرت النبی کی ایک جلد میں بڑی جامعیت اور عمدگی سے اخلاق نبویہ کو پیش کیا ہے۔اس مضمون میں اردو زبان میں موجود پینتس (35) موجود (مستقل کتب، مرتب شدہ اور ترجمہ شدہ) کتب ذکر کی گئی ہیں۔اور بارہ (12) کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔تمام مذکورہ کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی غالب اکثریت ایسی ہے کہ جس میں زیادہ تر عوام الناس کو مد نظر رکھتے ہوئے دقیق علمی و فکری مباحث کی بجائے سیرت رسول پاک کے اخلاقی گوشے یا اخلاقی جہت کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں تاکہ عام آدمی اپنے اخلاق کی تہذیب و تشکیل کے لیے رسول کریم ﷺ کے اخلاقی وجود کو رہنماء اور نمونے کے طور پر اختیار کرے۔زیادہ تر مصنفین نے موضوعاتی ترتیب (Thematic Approach) کو اختیار کیا ہے۔بعض نے ادبی اور تاثراتی اسلوب اختیار کیا ہے۔مذکورہ کتب میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور سیرت طیبہ سے ماخوذ مواد کو اپنے اپنے انداز و اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔اس میدان میں ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے کہ جس میں اخلاق نبوی کے امتیازات واختصاصات کو معاصر اسلوب میں علمی و فکری پہلو سے عمدہ طریقے سے پیش کیا جائے۔جس سے نہ صرف اردو میں سیرت مطہرہ کے اخلاقی پہلو بارے ذخیرہ میں اضافہ ہو بلکہ اخلاق و فلسفہ اخلاق کا مطالعہ کرنے والوں کو اعلی اخلاق کی نظری سے لے کر عملی صورتوں تک کے مباحث و نظائر جامع اور مفصل انداز میں دستیاب ہو سکیں۔مثال کے طور پر اخلاق رسول ﷺ کو تقابلی انداز (Comparative Approach) اور موجودہ دور کے مسائل سے ربط (ان کے بہترین حل کے لیے) کی صورت میں پیش کیا جانا چاہیئے۔اسی طرح عصر حاضر میں اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ سیرت رسول اکرم ﷺ کی اخلاقی جہت کے اطلاقی و تطبیقی پہلوؤں پر تحریری کام سرانجام دیا جائے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] القلم: 04۔

The Quran, al-Qalam, 04.

[2] ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بيروت، ط1، ج10، ص 114، مادہ: "خلق"۔

Ibn Manẓūr, Lisān al-ʿArab, Dār Ṣādir, Bayrūt, ṭ. 1, vol. 10, p. 114, s.v. "Kh-l-q".

[3] علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني)المتوفى816 :هـ.(التعريفات)،الناشر :دار الكتب العلمية بيروت – لبنان .الطبعة :الأولى 1403هـ 1983-م، ص101۔

ʿAlī ibn Muḥammad ibn ʿAlī al-Zayn al-Sharīf al-Jurjānī (d. 816 AH), al-Taʿrīfāt, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt, Lebanon, 1st ed., 1403 AH/1983 CE, p. 101.

[4] اخلاق حسین دہلوی، اخلاق رسول، دہلی، ربانی بک ڈپو شیخ چاند لال کنواں، س ن، ص02۔

Akhlāq Ḥusayn Dehlavī, Akhlāq-i Rasūl, Dihli: Rabbānī Book Depot, Shaiykh Chānd Lāl Kuān, n.d., p. 2.

[5] سعید احمد فاروقی تھانوی، اخلاق محمدی، بمبئی، شاد پبلشنگ ہاؤس، 1963، ص07۔

Saʿīd Aḥmad Fārūqī Thānvī, Akhlāq-i Muḥammadī, Bombay: Shād Publishing House, 1963, p. 7.

[6] طالب الہاشمی، خلق خیر الخلائق، لاہور، طہٰ پبلی کیشنز، 2004ء، ص29۔

Ṭālib al-Hāshimī, Khalq Khayr al-Khalāʼiq, Lahore: Ṭahā Publications, 2004, p. 29.

[7] طالب الہاشمی، اخلاق پیمبری، لاہور۔ القمر انٹر پرائزز غزنی سٹریٹ، 2005، ص12۔

Ṭālib al-Hāshimī, Akhlāq-i Payambarī, Lahore: al-Qamar Enterprises, Ghaznī Street, 2005, p. 12.

[8] ایضاً۔

Ibid

[9] ندوی، سید ابوالحسن علی، اخلاق واوصاف نبوی، لکھنو، شعبہ دعوت وارشاد، 2007ء، ص 31-30۔

Nadwī, Sayyid Abū al-Ḥasan ʿAlī, Akhlāq wa Awṣāf-i Nabavī, Lucknow: Shaʿbah-i Daʿwat wa Irshād, 2007, pp. 30–31.

[10] شبلی نعمانی، اخلاق نبوی، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1982ء، ص02۔

Shiblī Nuʿmānī, Akhlāq-i Nabavī, Islamabad: National Book Foundation, 1982, p. 2.

[11] خالد علوی، خلق عظیم، لاہور، ادارہ ادب اسلامی، ستمبر 1992ء، ص ز۔

Khālid ʿAlavī, Khalq-i ʿAẓīm, Lahore: Idārah Adab-i Islāmī, September 1992, p. z.